An Evaluation of Human Cloning in the Light of Select *Fatāwā*

Shazia Kiyani[❁]
Suhaib Ahmed Hashimi[❁]

ABSTRACT

This article seeks to trace and evaluate significant and noteworthy *fatāwā* on human cloning issued by some of the distinguished institutions of the Muslim world. Muslim jurists and scientists have been striving to understand the scientific and biological nature of human cloning in order to better evaluate it from the juridical point of view. *Fatāwā* of the Muslim institutions on human cloning offer valuable wisdom and reasoning for the followers and guide them in this regards. Following a careful study of the select *fatāwā*, however, it has been observed that most of them failed to differentiate between the reproductive and therapeutic forms of cloning, which are

❁ Lecturer, Department of Law, University of Gujrat. (shaziakiyani@gmail.com)
❁ Visiting Lecturer, Department of Law, University of the Punjab, Gujranawala Campus. (activehashmi@gmail.com)

considered the most important kinds of human cloning.

عصر حاضر کے منتخب فتاویٰ کی روشنی میں انسانی کلوننگ کا تجزیہ

شازیہ کیانی۞
صہیب احمد ہاشمی۞

ابتدائیہ و تعارف

حیوانات میں کلوننگ (Cloning) ۱۹۹۶ء میں اس وقت ایک نئی ٹیکنیک کی صورت میں سامنے آئی جب سائنس دانوں کی ایک ٹیم نے ڈولی نامی بھیڑ کو اس طریقہ تولید کے ذریعے منظر عام پر لایا۔ اس بھیڑ کی غیر جنسی طریقہ تولید (کلوننگ) کے ذریعے پیدائش کے بعد اس بحث نے جنم لیا کہ کیا آنے والے دور میں جانوروں کے بعد انسانوں کی پیدائش بھی کلوننگ کے طریقہ تولید کے ذریعے ممکن ہو گی؟ اور اگر ایسا ممکن ہوا تو پھر کیا ہو گا؟ اسلام، مسیحیت، بدھ مت، یہودیت، ہندو مت، غرض تمام مذاہب کو ماننے والوں کے ساتھ ساتھ سائنس دانوں، معاشرتی علوم کے ماہرین، سماجیات و اخلاقیات کے ماہرین، طبی اخلاقیات کے ماہرین، قانون ساز اداروں کے ترجمانوں اور مختلف بین الاقوامی اداروں کے نمائندوں نے اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا شروع کیا کہ انسانی کلوننگ کا عمل جائز ہو گا یا نہیں؟ اور اگر اس عمل کی اجازت دے دی جائے تو اس سے معاشرتی، سماجی اور دینی زندگی کے اوپر کیا اثر پڑے گا؟

کلوننگ ایک غیر روایتی طریقہ تولید ہے، جسے غیر جنسی طریقہ تولید بھی کہا جاتا ہے۔ کلوننگ کی دو اقسام زیادہ مشہور ہیں: تولیدی کلوننگ (Reproductive Cloning) اور معالجاتی کلوننگ (Therapeutic Cloning)[1]

کلوننگ بائیو ٹیکنالوجی (Biotechnology) کی ایک قسم ہے۔ بائیو ٹیکنالوجی کی اصطلاح کو سمجھنے سے پہلے ٹیکنالوجی کا اصطلاح کو جاننا ضروری ہے: ہر وہ چیز جو زندگی میں سہولت لائی اسے تاریخ کے ہر زمانے میں

۞ لیکچرر، شعبۂ قانون، یونی ورسٹی آف گجرات، گجرات۔(shaziakiyani@gmail.com)
۞ وزیٹنگ لیکچرر، شعبۂ قانون، یونی ورسٹی آف پنجاب، گجرانوالہ کیمپس، گجرانوالہ۔(activehashmi@gmail.com)

1- Cass R Sunstein, "Is There a Constitutional Right to Clone?" *Hastings LJ* 53 (2002): 990.

ٹیکنالوجی کا نام دیا گیا۔[۲]

موجودہ دور میں ٹیکنالوجی کا تصور بے حد وسیع ہے، یہ لفظ اپنے اندر مختلف نوعیت کے مطالب چھپائے ہوئے ہے۔ یعنی بہ یک وقت کئی روپ دھارے ہوئے ہے۔ مثال کے طور پر ٹیکنالوجی سے مراد وہ آلات بھی ہو سکتے ہیں جو زندگی گزارنے اور انسانی صلاحیتوں کو ابھارنے میں مددگار ہیں۔ وہ علم بھی ٹیکنالوجی ہو سکتا ہے جو چیزوں کو بنانے میں درکار ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ہماری معاشرتی اور سماجی اقدار جو ان تمام امور کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں، ٹیکنالوجی کہلاتی ہیں۔

بائیو ٹیکنالوجی کی اصطلاح نسبتاً نئی ہے، مگر اس کا استعمال انسان صدیوں سے کرتا چلا آیا ہے۔ جب جان داروں کی زندگی کو انسان اپنے فائدے کے لیے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرے تو اسے بائیو ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر شہد کی مکھیوں کو شہد کے حصول کے لیے پالنا اور جانوروں کی دودھ اور گوشت کے حصول کے لیے پرورش کرنا بائیو ٹیکنالوجی کی سادہ سی مثالیں ہیں۔[۳]

زرعی، طبی اور صنعتی بائیو ٹیکنالوجی، بائیو ٹیکنالوجی کی قدیم ترین انواع ہیں اور سائنس دانوں کے مطابق اس طرح کی بائیو ٹیکنالوجی کا استعمال ۹ ہزار قبل مسیح میں بھی کیا جاتا تھا۔[۴]

بائیو ٹیکنالوجی کی دو بڑی اقسام جنیٹک انجینئرنگ (Genetic Engineering) اور کلوننگ ہیں۔ زیر بحث مقالہ چوں کہ کلوننگ اور بالخصوص انسانی کلوننگ سے متعلقہ ہے، اس لیے براہ راست انسانی کلوننگ کی مختصر تعریف اور وضاحت کی طرف آتے ہیں۔

کلوننگ ایسے عمل کو کہتے ہیں جس میں کسی خلیے کی مدد سے موروثی طور پر اسی جیسی خصوصیت کا جان دار، یعنی پودا یا حیوان حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ عمل تولید مکمل طور پر غیر جنسی (Asexual) ہوتا ہے یعنی اس میں جنسی عمل کے بغیر ہی عمل تولید انجام پاتا ہے۔ لفظ کلوننگ یونانی زبان کے الفاظ Klonos اور Klwn سے ماخوذ ہے جن کے معنی شاخ (Branch) یا نقل (Copy) کے ہیں۔[۵]

2- Philip J. Vergragt, *How Technology Could Contribute to a Sustainable World* (Boston: The Tellus Institute, 2006), 2.

3- Kimball Nill, *Glossary of Biotechnology Terms* (Boca Raton: CRC Press, 2002), 40.

4- A. J. Nair, *Introduction to Biotechnology and Genetic Engineering* (New Delhi: Infinity Science Press, 2007), 01.

۵- نباتات میں کلوننگ کے رائج طریقوں میں کٹنگ (Cutting)، گرافٹنگ اور بڈنگ (Grafting and Budding)، لئیرنگ (Layering) اور مائیکرو پروپیگیشن (Micropropagation) ہیں۔

نباتات میں کلوننگ کوئی نئی بات نہیں اور یہ صدیوں سے مروّجہ ہے۔ نباتات کی کلوننگ کو سائنسی زبان میں بالعموم نباتات کی بائیو ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے۔ نباتات کو پوری دنیا کی آبادی کے لیے سب سے اہم ذریعۂ غذا سمجھا جاتا ہے۔ نباتات کی بائیو ٹیکنالوجی کی مدد سے نہ صرف خوراک کی فراہمی اور اس کے معیار میں بہتری آئی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ صحت اور اس سے متعلقہ دیگر امور کے بارے میں بھی بے حد علمی و عملی اضافہ ہوا ہے۔[۶]

حیوانات میں اس ٹیکنیک کے استعمال اور ممکنہ مستقبل کے حوالے سے سائنس دانوں اور عام لوگوں میں بہت زور و شور سے مباحثہ ہوتا رہا اور ابھی تک اس حوالے سے پوری دنیا مختلف گروہوں میں منقسم ہے۔ جہاں سائنس دان اسے ایک بہت بڑی سائنسی ترقی گردانتے ہیں وہاں معاشرہ اسے ایک الگ نظر سے دیکھتا ہے۔ کلوننگ ایک وسیع موضوع ہے اور اس کی کئی جہات ہیں۔ اس کی اہم جہات میں سے ایک جہت مذہبی حوالے سے بحث کی ہے۔ اقوام متحدہ نے کلوننگ کے حوالے سے ایک قرارداد بھی منظور کی جس کا مقصد انسانی کلوننگ کو مکمل طور پر ممنوع قرار دینا تھا، اس کے علاوہ یورپی یونین کی کونسل اور دیگر کئی اداروں نے بھی اس پر اپنی رائے کا اظہار کیا۔

جہاں تک مسلمان علما کی رائے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں یہ بتانا ضروری ہے کہ مسلم علما کبھی بھی اس مسئلے سے لاتعلق اور لاعلم نہیں رہے اور شروع سے ہی اس بارے میں اپنی معلومات کے مطابق اظہار خیال کرتے رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ۱۹۹۷ء/ ۱۴۱۷ھ میں مسلمان ممالک کی تنظیم او آئی سی اور مسلمان سائنس دانوں اور ماہرین کی تنظیم Islamic Organization of Medical Sciences نے مل کر دو بین الاقوامی کانفرنسوں کا انعقاد کیا جن میں کلوننگ کے مسئلے پر سیر حاصل بحث ہوئی۔ یہ دونوں کانفرنسیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں، کیوں کہ ان میں مسلمان ممالک کے اوپر زور دیا گیا کہ وہ کلوننگ کی تحقیق اور اس کے سائنسی و فقہی پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لیے آپس میں تعاون کریں اور کلوننگ کی جو صورتیں جائز نہیں — جیسا کہ تولیدی کلوننگ — ان کو مکمل طور پر ممنوع قرار دیا جائے۔ بعد ازاں مختلف مسلم و غیر مسلم ممالک میں قائم کردہ فتاویٰ کے مراکز اور جید علما نے کلوننگ کے متعلق اپنے فتوے پیش کرنا شروع کیے۔[۷]

مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

J. Craig Venter, “The Sequence of the Human Genome”, *Science* 291, no. 5507 (2001):1348.

6– Manbir Kaur, “Different Techniques of Asexual Reproduction in Plants”, *Imperial Journal of Interdisciplinary Research (IJIR)*, 2, no.8 (2016): 1445.

7– Ebrahim Moosa, “Human Cloning in Muslim Ethics.” *Voices Across Boundaries* (2003): 23.

زیر بحث مقالے میں انسانی کلوننگ کے بارے میں مسلم امہ کا تاثر مختلف فتاویٰ کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مختصراً فتویٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس کی عملی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بعد ازاں مسلم امہ کی طرف سے انسانی کلوننگ کے مسئلے پر جاری کیے گئے فتاویٰ میں سے اہم ترین کو تلخیص کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ یہ بتایا جاسکے کہ مفتیان کرام اس اہم سائنسی ٹیکنیک کے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور وہ دیگر مسلمانوں کو اس موضوع پر کس طریقے سے رہ نمائی فراہم کرتے ہیں۔

لفظ فتویٰ لغوی طور پر عربی لفظ "فتیا" سے نکلا ہے جس کے معنی پھلنے پھولنے، پھوٹنے اور معلومات فراہم کرنے کے ہیں۔[۸] قانونی و عرفی معنوں میں فتویٰ کا لفظ قانونی یا شرعی حکم دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اصطلاحی معنوں میں فتوے سے مراد شرعی قوانین کے کسی ماہر عالم کی کسی مسئلے پر باقاعدہ اور باضابطہ رائے ہے۔ اس رائے دینے والے عالم کو مفتی کہا جاتا ہے اور فتویٰ جاری کرنے کے اس عمل کو "افتاء" کہا جاتا ہے۔

اسلامی قانون میں فتوے کو ایک ممتاز مقام حاصل ہونے کی بہت بڑی وجہ اس کا ذکر قرآن حکیم میں انھی معنوں میں دو جگہ پر ہونا ہے؛ چناں چہ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۲۷ اور آیت نمبر ۱۷۶ میں الفاظ یستفتونک اور یفتیکم فتویٰ طلب کرنے اور فتویٰ دینے کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں۔[۹]

اگر فتوے کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ فتویٰ شروع میں سوال و جواب کی شکل میں رائج ہوا جس کا مقصد اسلامی تعلیمات کا فروغ اور بہتر آگہی و اصلاح تھا۔ اس کے بعد فتوے نے رائے اور فقہ کے مجموعے کی شکل اختیار کر لی جو بعد ازاں چلتے چلتے مختلف مسالک کے زیر اثر آگیا۔ مسالک نے اپنے اپنے اصولوں کے مطابق فتوے کے ذریعے ان تمام صورتوں میں تشریحات کرنی شروع کر دیں جن میں اصول الفقہ کے مطابق

8- Muhammad Khalid Masud, Joseph A. Kechichian, Brinkley Messick, Ahmad S. Dallal and Jocelyn Hendrickson, "The Concept of Fatwa", accessed October 20, 2020, http://www.oxfordislamicstudies.com/article/opr/t236/e0243.

۹- اے پیغمبر (ﷺ) لوگ آپ سے (یتیم) عورتوں کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تم کو ان (کے ساتھ نکاح کرنے) کے معاملے میں اجازت دیتا ہے۔ (القرآن، ۴: ۱۲۷)

ب) وہ آپ سے فتویٰ مانگتے ہیں، کہہ دیجیے کہ اللہ تمھیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کی اولاد کوئی نہ ہو مگر اس کی بہن ہو تو اس بہن کے لیے جو اس نے چھوڑا اس کا نصف ہو گا۔ (القرآن، ۴: ۱۷۶)

واضح شرعی احکام موجود نہیں تھے۔[۱۰]

اگر برصغیر کے تناظر میں دیکھا جائے تو برطانوی راج کے زمانے کو وہ وقت کہا جا سکتا ہے جو فتویٰ، مدرسہ اور مفتی کی حیثیت و کردار کے حوالے سے سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔یہی وہ زمانہ تھا جب مدارس نے مفتیوں کی نسبت زیادہ کلیدی حیثیت حاصل کرنا شروع کر دی اور بنیادی مذہبی رہ نما کے طور پر ابھر کر سامنے آئے۔[۱۱]

اپنی بدلتی معاشرتی و مذہبی حیثیت کے پیش نظر مدارس نے دارالافتا قائم کرنا شروع کر دیے اور برصغیر کے ہر اہم مدرسے کے ساتھ دارالافتا منسلک ہو کر فتویٰ جاری کرنا شروع ہو گئے۔بعد ازاں پرنٹ و دیگر ابلاغ کی ترقی نے انیسویں اور بیسویں صدی میں ان فتووں کی تشکیل و ترویج میں نمایاں تبدیلی پیدا کر دی۔مفتیان کرام کو آئے دن مختلف طرح کے معاشرتی، سائنسی، سماجی، معاشی، سیاسی و طبی مسائل کا سامنا ہونے لگا جس کے لیے فتووں کی ضرورت پڑتی رہی۔اس صورت حال نے نہ صرف فتوے کے استعمال کا دائرہ وسیع کیا بلکہ عوام میں اس کی مقبولیت کے باعث اس میں مختلف طرح کی تبدیلیاں آتی گئیں جو کہ فتوے کی مروجہ زبان و انداز سے لے کر اس میں پیش کردہ معاملات تک شامل تھیں۔

اگر ہم زمانۂ جدید کی بات کریں تو مسلم دنیا میں کوئی بھی ایک ایسا ادارہ نہیں ہے جسے پوری دنیا کے مسلمان فتویٰ جاری کرنے کا متفقہ ادارہ تسلیم کرتے ہوئے اس سے مستفید ہو سکیں۔۱۹۸۱ء/۱۴۰۱ھ میں او۔آئی۔سی نے اسلامی فقہ اکیڈمی کے نام سے ایک ایسا ادارہ بنانے کی کوشش کی تھی مگر اس ادارے کی جاری کردہ آرا اور سفارشات بھی لازمی طور پر لاگو تصور نہیں کی جاتیں۔یہاں یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اسلامی معاشرے میں فتوے کا تصور اس وجہ سے زیادہ فروغ پایا، کیوں کہ اسلام کسی بھی ایک شخص یا ادارے کو تن تنہا قوانین بنانے کا حق نہیں دیتا، جب تک کہ شوریٰ یا مشاورت کا عمل استعمال میں نہ لایا گیا ہو۔یہی وجہ ہے کہ زمانۂ جدید میں بہت سے مسلم ممالک نے یہ کوشش کی کہ وہ ایسے ادارے بنائیں جو ملکی سطح پر تمام مسلمانوں کو فتوے کے ذریعے ضوابط و قوانین مہیا کر سکیں۔

10– Abdul Aziz Said, Nathan C. Funk and Ayse S. Kadayifci eds., *Peace and Conflict Resolution in Islam: Precept and Practice* (Lanham, MD: University Press of America, 2001), 40.

11– Habib Ahmed, "Islamic Law, Adaptability and Financial Development", *Islamic Economic Studies* 13, no. 2 (2006):88.

زمانۂ جدید کے ایسے جید اور قابل ذکر اداروں میں ھیئة کبار العلماء سعودی عرب، اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان اور جامعہ الازہر مصر شامل ہیں۔ یہاں یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ ان اداروں کے فتاویٰ کو بھی مشاورتی حیثیت ہی حاصل ہے اور انھیں کسی طور بھی لازمی یا Binding قرار نہیں دیا جاتا، کیوں کہ اس طرح کے ادارے حکومتی ادارے کہلائے جاتے ہیں؛ اس وجہ سے عام وخاص انھیں وزارت مذہبی امور کا حصہ سمجھتے ہوئے ان کی جداگانہ حیثیت پر انگلی بھی اٹھاتے ہیں" مگر ان کی فقہی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔[۱۲]

فتویٰ اور قضا کو ہم معنی نہیں سمجھا جاسکتا۔ درحقیقت فتوے کا تصور قضا کی نسبت بہت پھیلا ہوا اور وسیع ہے۔ اس سلسلے میں عبادات کی مثال دی جاسکتی ہے کہ عبادت یا عبادات کے اوپر قضا لاگو نہیں ہوتی مگر دوسری طرف فتویٰ عبادات کے اوپر بھی لاگو ہوتا ہے، مگر دوسری طرف فتوے کے اوپر عمل نہ کرنے والے کو عدالتی مواخذے کا سامنا نہیں ہوتا لیکن اگر کوئی قضا کے اوپر عمل نہیں کرتا تو یقیناوہ عدالتی مواخذے کا حق دار ہوتا ہے۔

فتویٰ اور قضا کی بحث طویل اور الگ سے ایک مقالے کی متقاضی ہے لہٰذا اس مقالے کے موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے ذیل میں کلوننگ کے مسئلے پر دنیا بھر کے اہم اداروں اور مفتی حضرات کی آرا پیش کی جارہی ہیں۔[۱۳]

۱– رسالۃ الاسلام، سعودی عرب

اس ادارے کو ایک عالمی ذریعۂ ابلاغ کا درجہ بھی حاصل ہے، کیوں کہ یہ ادارہ اسلام کے پیغام کو پوری دنیا میں پہنچانے اور مسلمانوں کے غیر مسلموں کے ساتھ ثقافتی وسماجی تعلق کو مضبوط بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ادارہ مسلمانوں کو درپیش ہر طرح کے مسائل کا حل بتانے اور فتوے کے ذریعے اس حل کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لیے بھی کوشاں ہے۔[۱۴]

12– Abul Fadl Mohsin Ebrahim, "Vaccination in the Context of Al-Maqasid al-Shariah (Objectives of Divine Law) and Islamic Medical Jurisprudence", *Arabian Journal of Business and Management Review*, 3, no.9 (April 2014):44.

13– Ibid.

۱۴– فتویٰ: "موقف العلم والشرع من استنساخ البشر"، رسالۃ الاسلام، سعودی عرب

Available at: http://Fiqh.Islammessage.com/NewsDetails.aspx?id=1629, accessed October 10, 2016.

اس ادارے کا کلوننگ کے بارے میں فتویٰ ۲۰۰۹ء/۱۴۳۰ھ میں جاری کیا گیا۔ یہ فتویٰ کلوننگ کی حیاتیاتی تعریف سے شروع ہوتا ہے اور پھر اس میں ڈاکٹر ڈونلڈ بروس (Donald Bruce)[۱۵] کی تحقیق کو شامل کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ انھوں نے بھی کلوننگ کو بنیادی اخلاقی، سماجی، قانونی اور طبی اخلاقیات کے ساتھ متصادم قرار دیا ہے، اور جو کوئی بھی کلوننگ جیسے عمل کو پھیلانا چاہتا ہے درحقیقت وہ لاپرواہی و غفلت کی آخری حدوں کو چھو رہا ہے یا چھونا چاہتا ہے۔

اس کے بعد مختلف مسلم اہلِ علم کے خیالات کا ذکر کیا گیا ہے جو کلوننگ کو انسانیت کے خلاف ایک جرم قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس طرح کا عملِ تولید بنیادی بھائی چارے اور باہمی محبت کے رشتوں کے لیے ایک زہر قاتل ثابت ہوگا؛ یہ اہلِ علم کلوننگ کی مکمل طور پر تردید کرتے ہیں۔ بعد ازاں مشہور سائنس دان جیری یانگ (Jerry Yang) کی تحقیق کا وہ نتیجہ پیش کیا گیا ہے جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ کلوننگ کے ذریعے کیے گئے عملِ تولید میں بے پناہ نقائص ہیں اور ان نقائص کے باعث کلوننگ کے ذریعے پیدا ہونے والے جانوروں میں کئی طرح کی معذوریاں پیدا ہونے کا قوی امکان ہے۔

اس کے بعد اسلامی فقہ اکیڈمی کے جدہ، سعودی عرب میں منعقدہ سیشن کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں کلوننگ کے بارے میں اہم قرارداد منظور ہوئی تھی۔ اس قرارداد میں درج ذیل سفارشات کو متفقہ طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔

۱۔ انسانوں میں تولیدی کلوننگ مکمل طور پر حرام ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص یا ادارہ درج بالا اصول کو نظر انداز کرتے ہوئے تولیدی کلوننگ کرتا یا کرواتا ہے تو اس کے خلاف قانونی و سماجی طور پر ردعمل ظاہر کر کے اسے سزا کا مستحق قرار دیا جانا چاہیے۔

۳۔ ہر وہ عملِ تولید جس میں میاں اور بیوی کے علاوہ کوئی تیسرا شخص بھی شامل ہو، حرام ہے، خواہ اس عمل میں انڈا یعنی بیضہ دانی یا سپرم بلامعاوضہ اور ہمدردانہ طور پر ہی مہیا کیے

۱۵۔ ڈاکٹر ڈونلڈ بروس الٰہیات اور کیمیا میں پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھتے ہیں اور کلوننگ کے موضوع پر ان کا تحقیقی کام عالم گیر شہرت کا حامل ہے۔ مزید معلومات کے لیے دیکھیے:

http://www.nanoathero.eu/investigators/dr-donald-bruce-p16-edinethics-united-kingdom

جائیں۔

۴- شریعت اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ کلوننگ کا عمل جرثوموں، انتہائی باریک مائیکرو اور گینزمز (Microorganisms)، نباتات حتیٰ کہ حیوانات میں بھی جائز ہے، جب اس کا مقصد بنی نوع انسانیت کی فلاح و بہبود ہو۔

۵- اسلامی ممالک سے یہ استدعا کی گئی کہ وہ اس طرح کے قوانین و ضوابط اور تمام ضروری لائحۂ عمل وضع کریں جن کو بروے کار لاتے ہوئے ملکی و غیر ملکی تحقیقی اداروں اور ماہرین پر نظر رکھی جا سکے تاکہ وہ بالواسطہ یا بلاواسطہ عمل کلوننگ میں حصہ نہ لیں اور اگر ایسا ہو تو اس کا تدارک کیا جا سکے۔

۶- یہ سفارش کی گئی کہ اسلامی فقہ اکیڈمی (Islamic Fiqh Academy) اور ادارہ براے طبی سائنس (International Islamic Organization of Medical Sciences) کو مشترکہ طور پر کلوننگ پر بہ طور ایک مضمون و سائنسی میدان نگاہ رکھنی چاہیے تاکہ وہ اس عمل سے متعلقہ طبی و قانونی نکات سے آگاہ رہیں۔

۷- مسلمان علما و ماہرین کی کمیٹیاں بنانے کی سفارش کی گئی جن کا مقصد طبی اخلاقیات کی ترویج کرنا اور مسلم ممالک میں طبی اخلاقیات کے فروغ کے لیے کام کرنا ہو۔[۱۶]

۸- یہ سفارش بھی کی گئی کہ حیاتیاتی شعبے میں تحقیق کرنے والے زیادہ سے زیادہ اداروں کا قیام عمل میں لایا جائے تاکہ مسلم ممالک بھی اس شعبے میں پیچھے نہ رہ جائیں۔

۹- اس کے علاوہ یہ تجویز دی گئی کہ نئی سائنسی تحقیقات کو مسلم معاشرے میں متعارف کروانے کے لیے جامع ضوابط و اسلوب متعین کیے جائیں تاکہ دنیا کو بروقت نئی سائنسی تحقیقات پر اسلامی شریعت کا موقف بھی بتایا جا سکے؛ اس عمل کا یہ فائدہ ہو گا کہ ذرائع ابلاغ بلاوجہ من گھڑت و غلط خیالات کو اسلامی شریعت سے منسوب کر کے لوگوں میں سنسنی نہیں پھیلا سکیں گے۔

بعد ازاں اس فتوے میں علما کے اس گروہ کی راے پیش کی گئی ہے جن کا یہ کہنا ہے کہ کلوننگ کی ٹیکنیک

۱۶- فتویٰ: ”موقف العلم والشرع من استنساخ البشر“.

بہ ذات خود حرام نہیں ہے اگر اسے علم میں اضافے کے طور پر لیا جائے، لیکن اگر اس ٹیکنیک کی وجہ سے نسب میں فرق پڑے، یا مجرموں کی تعداد زیادہ ہو جائے، یا معاشرے میں انتشار پیدا ہو تو اس صورت میں کلوننگ کی ٹیکنیک کو مکمل طور پر حرام سمجھا جائے گا۔

اس کے بعد جامعہ الازہر کے ڈاکٹر محمد سید طنطاوی کی رائے کو پیش کیا گیا ہے جس کے مطابق کلوننگ حرام ہے، حتیٰ کہ نباتات اور حیوانات میں بھی۔ ڈاکٹر صاحب اس سلسلے میں یہ توجیہہ پیش کرتے ہیں کہ انسانی کلوننگ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بنائی گئی تخلیق میں تبدیلی آتی ہے؛ اللہ تعالی نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اسی وجہ سے سائنس دانوں یا ڈاکٹروں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اس شان دار تخلیق میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کریں۔ بعد ازاں ڈاکٹر نصر فرید واصل، جو مصر میں مفتی رہے ہیں، کی رائے کو پیش کیا گیا ہے جو فرماتے ہیں کہ کلوننگ مکمل طور پر حرام ہے، کیوں کہ یہ چیزوں کو ان کی بنیاد سے ہٹا دیتی ہے اور کلوننگ عملِ تولید میں شامل ہو کر خاندان اور خاندانی اقدار کا خاتمہ کر دیتی ہے، خاندان کے افراد کے حقوق و فرائض کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اس کے بعد وہ فرماتے ہیں کہ اگر کلوننگ کو بے اولادی ختم کرنے کا طریقہ بھی مان لیا جائے تو تب بھی اسے قبول نہیں کیا جا سکتا؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق بے اولادی بعض اوقات ایک نعمت کا درجہ بھی رکھتی ہے۔[۱۷]

آخر میں یہ فتویٰ حتمی رائے پیش کرتا ہے کہ کلوننگ فطرت کے خلاف ہے؛ کیوں کہ اس طرح کا عملِ تولید زوجین میں سے ایک کی لازماً نفی کرتا ہے اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ماں اور باپ دونوں کی موروثی خصوصیات کروموسومز (Chromosomes) کے ذریعے اولاد میں منتقل ہوتی ہیں، مگر کلوننگ جو عملِ تولید پیش کرتا ہے اس میں یہ خصوصیت نہیں پائی جاتی، اور کلوننگ کا عمل تنوع کے نظریے کی نفی بھی کرتا ہے۔[۱۸]

۲- دار الافتاء المصرية

۱۹۸۵ء/۱۴۰۵ھ میں قائم ہونے کے بعد سے آج تک دار الافتاء المصریۃ کو مصر میں افتا کے معتبر ترین ادارے کا درجہ حاصل ہے۔ یہ ادارہ فتوے اور اسلامی شریعت کی ریسرچ کے حوالے سے ایک ممتاز مقام کا حامل ہے۔ اس ادارے کا مقصد مسلکی اختلافات سے الگ ہو کر دنیا بھر کے مسلمانوں کو جدید مسائل کا حل فتوے کی صورت میں تجویز کرنا ہے۔

۱۷- مرجع سابق۔

۱۸- مرجع سابق۔

کلوننگ کے بارے میں اس ادارے کا فتویٰ ۲۰۱۵ء میں جاری کیا گیا جو کلوننگ کی سائنسی یا طبی تعریف سے شروع ہوتا ہے اور اس میں مختصراً نباتات، حیوانات اور انسانوں میں کلوننگ کی تعریفات بتائی گئی ہیں، خاص طور پر اعضاو خلیوں کی پیوند کاری کے نظریے سے کلوننگ کی وضاحت کی گئی ہے۔ (۱۹)

نباتات کی کلوننگ کے حوالے سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ نباتات میں کلوننگ کا عمل ان کی افزائش نسل اور نباتات کی معدوم ہوتی ہوئی نسلوں کو بچانے اور محفوظ کرنے کے لیے جائز ہے۔ حیوانات میں بھی کلوننگ کے عمل کو جائز قرار دیا گیا ہے، مگر یہ اجازت مشروط ہے۔ جانوروں میں کلوننگ کا عمل صرف اس وقت کیا جا سکتا ہے جب جانوروں کی نسل میں بڑھوتری مقصود ہو یا طبی طور پر جانوروں کو کوئی فائدہ پہنچایا جانا مقصود ہو اور ایسے عمل میں کسی بھی طور پر جانوروں کو غیر ضروری نقصان پہنچانا جائز نہیں۔ اس کے بعد انسانوں میں کلوننگ کے عمل کو سراسر حرام قرار دیتے ہوئے اسلامی فقہ، جدہ اکیڈمی و اسلامی ریسرچ اکیڈمی، قاہرہ کے ساتھ ساتھ دیگر معتبر اداروں کے فتاویٰ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس فتوے میں انسانی کلوننگ کے حرام ہونے کی وجوہات بتاتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت تکریم سے نوازا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ مخلوق کسی بھی طور پر تبدیلی یا غیر ضروری تجربات کی متحمل نہیں ہو سکتی، کیوں کہ ایسے تجربات انسانوں کی طبی، معاشرتی و مذہبی زندگی کے اوپر بہت برے اثرات مرتب کریں گے۔ (۲۰)

۳- دارالافتاء، اردن

سلطنت اردن میں فتاویٰ جاری کرنے کا یہ ادارہ ۱۹۲۱ء / ۱۳۳۹ھ میں بنایا گیا تھا۔ اس ادارے کے بنیادی مقاصد میں نہ صرف اہم مسائل پر فتویٰ جاری کرنا ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ پوری سلطنت میں فتویٰ جاری کرنے والے اداروں کی سربراہی، سرپرستی و نگرانی کرنا بھی ہے۔

اس ادارے کا ۲۰۱۰ء / ۱۴۳۱ھ میں کلوننگ پر جاری کیا گیا فتویٰ شریعت اسلامی کے دو بنیادی مقاصد بیان کرنے سے شروع ہوتا ہے، جن میں پہلا مقصد نسل کی حفاظت ہے اور دوسرا سلطنت یا حکومت کے زیر نگرانی لوگوں کے مفادات و حقوق کا تحفظ ہے۔ انھی دو مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے علما نے کلوننگ پر ایک جامع فتویٰ

۱۹- فتویٰ: "استنساخ البشر و الأنسجة والأعضاء"، دارالافتاء المصرية المصرية۔
Available at: https://www.dar-alifta.org/AR/ViewResearch.aspx?ID=247, accessed January, 4, 2021.

۲۰- مرجع سابق۔

دیا۔ اس فتوے میں کلوننگ کی دو حیاتیاتی اقسام بیان کی گئی ہیں: پہلی قسم کو خلیے کی کلوننگ کا نام دیتے ہوئے اس کی وضاحت علما و ماہرین یوں کرتے ہیں کہ یہ کلوننگ کی وہ قسم ہے جس میں انڈے کی بارآوری کرنے والا جسم والدین کے علاوہ کسی غیر کا ہو اور اس قسم کی کلوننگ کو علما و ماہرین مکمل طور پر حرام قرار دیتے ہیں۔ کلوننگ کی دوسری قسم کو یہاں ایمبریونک کلوننگ (Embryonic Cloning) کا نام دیا گیا ہے جس میں انڈے کو بار آور کر کے دوبارہ بیوی یعنی حقیقی ماں کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس عمل میں میاں بیوی کے علاوہ کوئی تیسرا شخص شریک نہیں ہوتا۔ علما و ماہرین اس قسم کی کلوننگ کو جائز یا حلال قرار دیتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ شرط بھی عائد کرتے ہیں کہ یہ عمل صرف اس وقت کیا جانا چاہیے جب تولید کا اور کوئی طریقہ کار گر نہ ہو۔[۲۱]

اس کے بعد نباتات اور حیوانات کی کلوننگ کے حوالے سے بات کرتے ہوئے علما متفقہ طور پر ہر اس عمل کلوننگ کو جائز قرار دیتے ہیں جس کے ذریعے نباتات و حیوانات کی افزائش نسل اور معیار میں بہتری ہوتی ہو۔

بعد ازاں اس تفصیلی فتوے میں وہ معیار بیان کیا گیا ہے جس کے ذریعے کلوننگ کی کسی بھی قسم کے جائز یا ناجائز ہونے کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ اس معیار کا فارمولا یہ ہے کہ ہر وہ قسم جو فائدہ دے اور نقصان یا تکلیف کو دور کرے، جائز یا حلال ہے، مگر اس معیار کو جانچنے کا حق اور ذمہ داری صرف اور صرف علما کی ہے، سائنس دان اور ماہرینِ ادویات اس بات کا تعین نہیں کر سکتے کہ شریعت کے مطابق کس چیز کے فائدے کو جائز ٹھہرایا جائے گا اور کس چیز کو حرام سمجھا جائے گا۔

یہ فتویٰ کلوننگ کے ان سماجی، معاشرتی، حیاتیاتی اور قانونی مسائل کے ذکر کے ساتھ ختم ہوتا ہے جو کلوننگ کو جائز قرار دیے جانے کے باعث کسی بھی معاشرے میں بے چینی و انتشار پیدا کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر میاں بیوی کے علاوہ کسی غیر شخص کا عملِ تولید میں شامل ہو جانا؛ کلوننگ کی وجہ سے معاشرے میں معاشی تقسیم کا فروغ ہونا، کیوں کہ یہ ایک مہنگا عمل ہے جس کے صرف امرا ہی متحمل ہو سکتے ہیں؛ اسی طرح سے کلوننگ کی صورت میں پیدا ہونے والے بچے کے حسب نسب کے مسائل بھی شامل ہیں۔ یہ سب عوامل معاشرتی انتشار اور نقصان کا باعث بنیں گے جس وجہ سے اس عمل کو بغیر کسی رکاوٹ یا جانچ پڑتال کے جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔[۲۲]

۲۱- فتویٰ: "حکم الاستنساخ" دائرة الإفتاء العام، المملكة الأردنية الهاشمية، رقم الفتوى: ۴۳۹۔
Available at: http://aliftaa.jo/QuestionPrint.aspx?QuestionId=439, accessed on October 14, 2016.

۲۲- مرجع سابق۔

۴- یورپین کونسل برائے فتویٰ و ریسرچ

یورپین کونسل برائے فتویٰ و ریسرچ (The European Council for Fatwa and Research) ایک نجی ادارہ ہے جسے ممتاز عالم دین ڈاکٹر یوسف القرضاوی (۲۳) نے ۱۹۹۷ء/ ۱۴۱۷ھ میں تشکیل دیا۔ یہ ادارہ یورپی فیڈریشن برائے اسلامی اورگنائزیشنز (Federation of Islamic Organizations in Europe) کی سفارش پر بنایا گیا۔ اس ادارے کے قیام کا بنیادی مقصد یورپی ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کی رہ نمائی و مدد کرنا ہے تاکہ وہ اسلامی شعار کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ اس مقصد کے لیے یہ ادارہ انتہائی قابل و جید مسلم علما و ماہرین کی مدد حاصل کرتا ہے اور عمومی طور پر یہ علما و ماہرین بھی یورپی ممالک سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ کلوننگ کے بارے میں اس ادارے کا فتویٰ ۲۰۱۰ء /۱۴۳۱ھ میں جاری کیا گیا۔ یہ فتویٰ عالمی اسلامی فقہ اکیڈمی کے کلوننگ پر فتوے کی طرف اشارے سے شروع ہوتا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا نائب اور خلیفہ متعین کر کے بھیجا اور اسے اختیار دیا کہ وہ اپنی زندگی کو احسن طریقے سے گزارنے کے لیے تمام وسائل کو بروئے کار لائے، مگر سائنسی علم وترقی کو بغیر حدود اور قیود کے من وعن تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ ہر علم کی طرح سائنسی علوم کو بھی انسانیت کے لیے فائدہ مند ہونے کے معیار پر پورا اترنا ہوگا۔ (۲۴)

اس کے بعد اس فتوے میں عملِ تولید کی طرف مختصراً اشارہ کرتے ہوئے اس عمل کی حیاتیاتی تعریف بیان کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ سائنس دان کبھی بھی خود سے کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے، کیوں کہ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ اس کے بعد ایک دفعہ پھر عالمی اسلامی فقہ اکیڈمی کے تفصیلی فتوے میں سے کچھ نکات کو اس فتوے میں بیان کیا گیا ہے جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱- اسلامی شریعت کی روشنی میں انسانی تولیدی کلوننگ کسی طور جائز نہیں۔

۲۳- ڈاکٹر یوسف القرضاوی ایک مصری محقق و ممتاز مذہبی اسکالر ہیں جو دوحہ، قطر میں قیام پذیر ہیں اور مسلم دنیا میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ ۲۰۱۸ء/۱۴۳۹ھ تک مسلم علما کے بین الاقوامی اتحاد کے سربراہ بھی رہے ہیں۔ کلوننگ کے بارے میں ان کی علمی تحقیق اور رائے کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

۲۴- فتویٰ: "حکم الاستنساخ"، المجلس الأوروبي للإفتاء والبحوث، رقم الفتوی: ۴۰۹۶۔

Available at:
https://www.e-cfr.org/blog/2018/11/07/%d8%ad%d9%83%d9%85-%d8%a7%d9%84%d8%a7%d8%b3%d8%aa%d9%86%d8%b3%d8%a7%d8%ae, accessed January 1, 2021.

۲۔ اگر کوئی بھی شخص یا ادارہ درج بالا اصول کی خلاف ورزی کرے تو اس کے خلاف تعزیری عمل ہونا چاہیے۔

۳۔ ہر وہ عملِ تولید جس میں کوئی تیسرا شخص بھی شامل ہو کر اپنا حصہ ڈالے، چاہے وہ انڈے کی صورت میں ہو یا بچہ دانی یا سپرم کی صورت میں، غیر شرعی و حرام ہے۔

۴۔ اسی طرح سے ہر تولیدی ٹیکنیک جو نباتات، حیوانات حتیٰ کہ خوردبینی جان داروں پر استعمال کی جاتی ہے، کا شرعی اصولوں کے مطابق تجزیہ ضروری ہے۔

۵۔ اسلامی ممالک کو چاہیے کہ وہ تولیدی کلوننگ کو روکنے اور کنٹرول کرنے کے لیے سخت تعزیری قوانین متعارف کروائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان ممالک کی حدود کے اندر تولیدی کلوننگ کے تجربات نہیں کیے جائیں گے۔

۶۔ اسلامی فقہ اکیڈمی اور ادارہ برائے اسلامی طبی سائنس کو ایسے لائحۂ عمل بنانے ہوں گے جن کے تحت اسلامی ممالک میں اور دنیا میں جہاں جہاں مسلمان بستے ہیں، سیر حاصل سیمینارز اور مباحث کا انعقاد کیا جائے تاکہ مسلمانوں کو تولیدی کلوننگ کے سماجی، معاشرتی و قانونی پہلوؤں سے روشناس کروایا جاسکے۔

۷۔ تمام مسلم ممالک میں شریعہ کمیٹیاں بنائی جائیں جن کا مقصد طبی اور حیاتیاتی تحقیق کے میدان میں اخلاقی ضوابط متعارف کروانا اور ان کو رائج کروانا ہو۔

۸۔ اس امر کی بھی اشد ضرورت ہے کہ مسلمان ایسے سائنسی و فقہی ادارے بنائیں جو کلوننگ کی جائز صورتوں پر تحقیق کر کے باقی مسلمانوں تک پہنچا سکیں اور اس سلسلے میں صرف غیر مسلموں کی تحقیق کے اوپر انحصار نہ کیا جائے۔

۹۔ اس امر کو بھی ضروری بنایا جائے کہ ذرائع ابلاغ اور عوام الناس اس موضوع پر اسلامی شریعت کی حساسیت کو صحیح انداز میں پیش کریں اور سمجھیں تاکہ اسلامی اقدار کے مطابق کلوننگ کے بارے میں شرعی حکم کو من و عن تسلیم کرنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہ ہو۔

۱۰۔ علاوہ ازیں، جانوروں کی تولیدی کلوننگ کے لیے بھی اصول وضع کیے جائیں جن میں جانوروں کی افزائش یا تولیدی لحاظ سے فلاح اور بڑھوتری کے عناصر کا خیال رکھا گیا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس امر کو بھی پیش نظر رکھا جائے کہ اس عمل سے جانور کو غیر ضروری نقصان یا تکلیف نہ ہو۔

۱۱- کونسل غیر مسلم ممالک کے ان تمام قوانین اور ضوابط کا بھی خیر مقدم کرتی ہے جن کے تحت پوری دنیا میں انسانوں کی تولیدی کلوننگ پر پابندی عائد کی گئی ہے یا پابندی کی حمایت کی گئی ہے۔

۱۲- کونسل کلوننگ کے ان تمام ممکنہ طریقوں کا بھی خیر مقدم کرتی ہے جن کے ذریعے کسی تیسرے شخص کی مداخلت کے بغیر میاں بیوی جائز اولاد حاصل کرسکتے ہیں۔[۲۵]

۱۳- کونسل یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ انسانی کلوننگ کے میدان میں مزید تحقیق کی جائے جس میں شادی یعنی نکاح، وراثت اور اس سے متعلقہ تمام مسائل کو بھی زیر بحث رکھا جائے۔

۱۴- کونسل اس بات کا بھی اعادہ کرتی ہے کہ وہ ان تمام حکومتی اور غیر سرکاری اداروں سے تعاون کرے گی جو کلوننگ کے بارے میں سائنسی، طبی یا فقہی تحقیقات کرنا چاہیں۔

۱۵- اس فتوے کے آخر میں کونسل بین الاقوامی اداروں سے پر زور سفارش کرتی ہے کہ وہ تولیدی انسانی کلوننگ کو کالعدم کرنے کے لیے اپنی کوششیں مستقبل میں بھی جاری رکھیں تاکہ ایسا عمل کبھی بھی رائج نہ ہوسکے جو معاشرے میں انتشار کا باعث ہو۔[۲۶]

۵- اسلامی سپریم کونسل، کینیڈا

اسلامی سپریم کونسل کینیڈا (Islamic Supreme Council of Canada) کا ادارہ سنہ ۲۰۰۰ء / ۱۴۲۰ھ میں تشکیل پایا۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد کینیڈا کے مسلمانوں کی اسلام کے بارے میں معلومات بڑھانا اور انھیں بہتر مسلمان بنانے کے ساتھ ساتھ مسلم امہ کو دور حاضر میں درپیش مسائل پر روشنی ڈالنا بھی تھا۔ کلوننگ کے بارے میں اس ادارے کا فتویٰ ۲۰۱۴ء / ۱۴۳۵ھ میں جاری کیا گیا۔ یہاں پر یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ صرف مسلمان ہی نہیں دیگر مذاہب کے ماننے والے بھی کلوننگ کے نظریے پر مطمئن نظر نہیں آتے اور کچھ تحفظات رکھتے ہیں۔ اس کے بعد کلوننگ کے بارے میں عمومی طور پر پائی جانے والی مختلف آرا کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر یہ کہ کلوننگ فطری عملِ تولید کے منافی ہے، یا یہ کہ کلوننگ کئی طرح کی معاشرتی و سماجی برائیاں جنم دیتی ہے یا پھر یہ کہ کلوننگ کے ساتھ کئی شرعی مسائل جڑے ہوئے ہیں؛ اور پھر ان آرا کا ذکر بھی ہے جن میں کلوننگ کے مثبت پہلوؤں کی تعریف و توثیق کی جاتی ہے، مثال کے طور پر کچھ لوگوں کے خیال میں کلوننگ

۲۵- مرجع سابق۔

۲۶- مرجع سابق۔

موروثی بیماریوں اور جینیاتی خلل کا حل بھی پیش کرتی ہے۔[۲۷]

آگے چل کر یہ فتویٰ اس خیال کی مکمل طور پر تردید کرتا ہے کہ سائنس دان یا ٹیکنالوجی کے ماہرین اپنے طور پر کوئی بھی جان دار بنا سکتے ہیں یا پیدا کر سکتے ہیں۔ سائنس دان یا ٹیکنالوجی کے ماہرین صرف اور صرف چیزوں کو دریافت کر سکتے ہیں، ڈھونڈ سکتے ہیں یا انھیں ایک شکل سے دوسری شکل میں ڈھال سکتے ہیں؛ اپنے طور پر وہ کسی بھی چیز کو تخلیق کرنے کی قدرت نہیں رکھتے، کیوں کہ تمام چیزوں کو تخلیق کرنے والی ذات اللہ تعالی کی ہے جو حقیقی خالق ہے۔ اگر وہ انسانوں کو کوئی علم سکھاتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان اس علم کی بنیاد پر خود سے جان دار تخلیق کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ سائنس دان محض اللہ کی بنائی گئی تخلیق کو آگے بڑھاتے ہوئے مزید شکلیں دیتے ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی چیز پیدا کرنے کے لیے کسی پرانی بنیاد کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جو بنانا چاہتا ہے وہ اسے فرماتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو کوئی تجربہ کرنے کی ضرورت نہیں، یہ سائنس دان ہی ہیں جو تجربات کر کے سیکھتے ہیں اور اپنا علم بڑھاتے رہتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ کوئی بھی چیز تخلیق کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر اگر مستقبل میں سائنس دان یہ دعویٰ بھی کر دیں کہ وہ انسانی جلد بنا سکتے ہیں تو اس کے لیے بھی انھیں پہلے اللہ تعالیٰ کی بنائی گئی تخلیق سے ہی نمونہ لینا پڑے گا۔ اسی طرح سے اگر قیامت تک کی تمام تر ذہانت اور تجربہ بھی سائنس دانوں کو نصیب ہو جائے تو تب بھی وہ اس بات پہ قدرت نہیں پا سکیں گے کہ وہ کسی مچھر کا پر ہی بنا سکیں۔

تخلیق کی قدرت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور سائنس دان محض اللہ تعالیٰ کی بنائی گئی چیز پر تحقیق کر کے اس کی معلومات کی بنا پر یہ دعویٰ کر بیٹھتے ہیں کہ ان کے پاس بھی تخلیق کی اہلیت ہے۔ اس کے بعد اس فتوے میں تخلیق کے اسلامی نظریے کے بارے میں قرآن سے چند آیات کو بہ طور مثال پیش کیا گیا ہے۔[۲۸]

27– "Cloning— Islamic Perspective", Islamic Supreme Council of Canada, available at:http://www.islamicsupremecouncil.com/cloning-islamic-perspective/, accessed January 3, 2021.

۲۸– ۱– آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (القرآن، ۴۰: ۵۷)

۲– اور بے شک ہم نے تمھارے اوپر سات راہیں بنائیں اور ہم خلق سے بے خبر نہیں۔ (القرآن، ۲۳: ۱۷)

۳– کیا (تمھاری سمجھ کے مطابق) تمھارا بنانا مشکل یا آسمان کا؟ اللہ نے اسے بنایا۔ (القرآن، ۷۹: ۲۷)

آخر میں یہ فتویٰ اس امر پر روشنی ڈالتا ہے کہ انسانی تخلیق کا عمل مختلف مراحل اور مدارج سے گزرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ماں کے پیٹ میں بچے کو آنکھ، ناک اور کان جیسے اعضا عطا کر دیتا ہے اور اس کے بعد آہستہ آہستہ اسے عقل و شعور کی بلندیوں کے ساتھ ساتھ جسمانی طاقت بھی عطا کرتا ہے، جب کہ سائنس دان اپنے طور پر کچھ بھی تخلیق نہیں کر سکتے مگر وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تھوڑا بہت ردوبدل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح کی کوشش تب تک جائز قرار نہیں دی جا سکتی جب تک کہ وہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے نہ ہو۔[۲۹]

۶- بین الاقوامی اسلامی ریسرچ فاؤنڈیشن

(Islamic Research Foundation International, بین الاقوامی اسلامی ریسرچ فاؤنڈیشن Inc.) قرآن، حدیث، خانگی مسائل، صحت، پردہ، اسلام اور سائنس، معاشرتی مسائل اور انسان کی ذاتی و اجتماعی شخصیت اور حقوق و واجبات کے متعلق فتویٰ جاری کرتی ہے۔ کلوننگ کے بارے میں اس ادارے کا فتویٰ ۲۰۰۴ء / ۱۴۲۴ھ میں جاری کیا گیا۔ یہ فتویٰ شروع کرتے ہوئے فاؤنڈیشن کلوننگ سے جڑے ہوئے چند بنیادی نظریات کی وضاحت کرتی ہے۔ مثال کے طور پر انسان کی تعریف اور انسانی جسم کا روح سے تعلق؛ اسی طرح انسانی جسم کی سائنسی تشکیل یعنی خلیوں اور وراثت میں ملنے والے عوامل سے تشکیل پذیر ہونے والا انسانی جسم وغیرہ۔ یہ فتویٰ انسانی تولیدی کلوننگ کو مکمل طور پر رد کرتا ہے اور اسے انسانیت کے خلاف ایک خطرہ گردانتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ کلوننگ کو انسانوں کی انفرادیت کے خلاف بھی بڑا خطرہ ٹھہراتا ہے۔ اس کے بعد یہ کلوننگ کے رد کی ایک

۴- کامل تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے فرشتوں کو دو دو، تین تین اور چار چار پروں یعنی طاقتوں والے پیغام بر بنانے والا۔ وہ خلق میں جو چاہتا ہے، اضافہ کرتا ہے، یقیناً اللہ ہر چیز پر جیسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ (القرآن،۳۵: ۱)

۵- اور اللہ نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا، تو ان میں سے کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے اور ان میں سے کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اور ان میں سے کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے۔ اللہ بناتا ہے جو چاہے، بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ (القرآن،۲۴: ۴۵)

۶- کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انھیں کھولا اور ہم نے ہر جان دار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہ لائیں گے۔ (القرآن،۲۱: ۳۰)

۷- وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور پیدائش انسان کی ابتدا مٹی سے فرمائی۔ (القرآن،۳۲: ۷)

29– “Cloning— Islamic Perspective”

اور بڑی وجہ بیان کرتا ہے کہ اس عمل میں انسانی جسم کو ایک تجارتی جنس کی طرح سمجھا جاتا ہے جس میں خون، سپرم، بیضہ اور اس طرح کے دوسرے تولیدی اعضا کسی بھی عام بکنے والی شے کی سی اہمیت رکھتے ہیں، اور انسانی جسم کی ملکیت اور حقوق کو بھی انتہائی لاپرواہی سے لیتے ہوئے انسان کے بہ طور اشرف المخلوقات وجود کی نفی کی جاتی ہے۔ انسانی جسم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ایک نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹایا جانا ہے۔ انسانوں کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اللہ تعالی کی عطا کردہ اس نعمت کو سائنس دانوں کے رحم و کرم اور تجربات پر چھوڑ دیں، اس لیے اس طرح کا عمل کسی بھی طور پر جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔[۳۰]

۷- دارالسلام، برطانیہ

دارالسلام، برطانیہ کا سب سے پرانا طباعتی ادارہ ہے اور اسے اسلامی کتب کی طباعت واشاعت کے حوالے سے انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ کلوننگ کے بارے میں اس ادارے کے تحت چھپنے والا فتویٰ ۲۰۱۳ء / ۱۴۳۴ھ دراصل پہلے مجلة المجمع الفقه الإسلامية میں سوال وجواب کی شکل میں چھپ چکا تھا جس میں جناب شیخ محمد صالح المنجد[۳۱] نے کلوننگ کے اوپر تفصیلی روشنی ڈالی تھی۔[۳۲]

یہ فتوی انسان کی بہ طور اشرف المخلوقات حیثیت وتکریم کے بیان سے شروع ہوتا ہے۔ اس فتوے میں اس بات کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ اسلامی شریعت ہر اس چیز کو سراہتی ہے اور جائز قرار دیتی ہے جو فطرت سے مطابقت رکھتی ہو۔ مقاصد الشریعۃ کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ یہ مقاصد ہمارے دین، زندگی ، عقل، نسل اور مال کی حفاظت اور سلامتی کے ضامن ہیں۔ اسلامی شریعت مسلمانوں کو ہر اس تعلق سے روکتی ہے جو انسان کے اس کے خالق کے ساتھ تعلق میں کسی قسم کی خرابی کا باعث یا موجب ہے۔ اس کے بعد اس فتوے میں

30– "The Koran and Cloning", Islamic Research Foundation International, Inc; available at: http://www.irfi.org/articles/articles_351_400/koran_and_cloning.htm, accessed on January 2, 2017.

۳۱– شیخ محمد صالح المنجد عالم عرب کے مشہور عالم اور محقق ہیں۔ انھوں نے ویب سائٹ Islam QA متعارف کروائی جو مذہب اسلام کی معلومات کے حوالے سے دنیا کی مشہور ترین ویب سائٹس میں سے ایک سمجھی جاتی ہے۔ اسلامی فقہ اور معاملات پر ان کی رائے بہت معتبر سمجھی جاتی ہے۔ https://islamqa.info/en

۳۲– فتوی: "کلوننگ کے بارے میں شرعی حکم" دارالسلام برطانیہ۔

Available at: http://www.darussalaam.co.uk/Ruling_on_Cloning_of_Human_Beings_371_Islamic_Fatwā_detail , accessed January 20, 2017

پرزور طریقے سے یہ بات دہرائی گئی ہے کہ اسلام سائنسی تحقیق وعلوم پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگاتا بلکہ اسلام فائدہ منداور کارآمد علم کے حصول کی ترغیب دیتاہے، مگر فضول اور بے مقصد علم کے حصول پر وقت ضائع کرنے کی مذمت بھی کرتا ہے، اور اس طرح کے علم کو محض وقت اور قوت کا ضیاع قرار دیتاہے اور مسلمانوں کو یہ حکم دیتاہے کہ وہ ایساہی علم حاصل کریں جوان کے لیے خصوصی یاعمومی طور پر اور انفرادی یااجتماعی طور پر فائدہ مند ہو۔

بعدازاں اس فتوے میں یہ بھی بیان کیاگیاہے کہ اللہ تعالی کی بہترین تخلیق یعنی انسان کو کبھی بھی تجربہ کی شے نہیں سمجھناچاہیے؛ انسان کے اوپر اس طرح کاکوئی بھی تجربہ کرناجائز نہیں جو اس کی تذلیل کے مترادف ہو اور کلوننگ جیسی ٹیکنیک تو انسان کی ذہنی، جسمانی اور جنسی زندگی میں انتشار کے ساتھ ساتھ معاشرتی وسماجی انتشار کی بھی وجہ بن سکتی ہے جس کی بہ دولت خاندانی اور موروثی نظام بھی درہم برہم ہو جائے گا۔

آخر میں کلوننگ کی تعریف بیان کی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ کلوننگ کے ذریعے کوئی نئی تخلیق وجود پذیر نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالی کی تخلیق کو ہی آگے بڑھایاجاتاہے، اس لیے کلوننگ کو کسی بھی طور پر سائنس دانوں کی ایجاد یادریافت کردہ تخلیق کاطریقہ کار نہیں ماناجاسکتا۔

۸۔ کلوننگ کے بارے میں ایک عراقی اہل تشیع کی رائے

۲۰۱۲ء/۱۴۳۳ھ میں ایک تحقیقی مقالے میں ممتاز عراقی شیعہ عالم دین آیت اللہ سید محمد سعید الحکیم فرماتے ہیں کہ کلوننگ کے حرام ہونے پر شریعت کا کوئی براہ راست یاواضح حکم دلالت نہیں کرتا۔ مزید برآں، ان کے مطابق شریعت میں کوئی ایسا حکم بھی موجود نہیں جس کی رو سے یہ ثابت کیا جاسکے کہ عملِ تولید کے لیے خاندانی نظام کو ہی عمل میں لایاجائے اور کسی دوسرے طریقۂ تولید کی کسی طور بھی گنجائش نہ رکھی جائے۔ وہ اپنی رائے کی مزید وضاحت کے لیے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان دونوں کی پیدائش عام طریقۂ تولید کے ذریعے نہیں ہوئی تھی مگر اس کے باوجود ہمیں ان کی حیثیت ووقار میں کسی طور کمی یانقص محسوس نہیں ہوتا۔[۳۳]

علاوہ ازیں، وہ کلوننگ کے ناقدین کے اس خیال کا تجزیہ کرتے ہیں کہ اگر کلوننگ کے ذریعے عملِ تولید

33– Sayyid Muhammad Saeed al-Hakim, "Jurisprudence of Human Cloning", trans. Muhammad Basim Al-Ansari, available at: https://www.al-islam.org/articles/jurisprudence-human-cloning-sayyid-muhammad-saeed-al-tabatabai-al-hakim, asscessed January 4, 2021.

ہو اور ہم شکل انسان پیدا کیے جا سکیں تو مجرمین اپنے ہم شکل کو سامنے لا کر خود سزا سے بچ جائیں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ خیال حقیقت سے بے حد دور ہے، اس لیے کہ محض اس خیال سے کسی بھی آلے کی بازار میں فروخت پر پابندی عائد نہیں کی جا سکتی کہ اس سے کوئی بھی مجرمانہ فعل انجام دینے میں مدد لی جا سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی ذہنی مریض کلوننگ کے غلط استعمال کا سوچے تو اس کی وجہ سے باقی تمام لوگوں کے لیے اس فعل کو ناجائز یا حرام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسی طرح سے مجرمانہ ذہنیت کے لوگ تو کاسمیٹک سرجری (Cosmetic Surgery) کا غلط استعمال بھی سوچ سکتے ہیں تو کیا محض اس وجہ سے کاسمیٹک سرجری کو بھی حرام قرار دیا جانا چاہیے؟ [۳۴]

آگے چل کر علامہ صاحب اپنی رائے کو تقویت دینے کے لیے مزید دلائل فراہم کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کلوننگ بھی سائنسی ترقی کی ہی ایک صورت ہے اور اسے بھی سائنسی ترقی کی وہی قسم گردانا چاہیے جو انسان کے سماجی و معاشرتی تنوع کے لیے ضروری ہے۔ البتہ علامہ صاحب ان عوامل کا ذکر فرماتے ہیں، جو اس عمل کو جو بہ ذاتِ خود تو حرام نہیں مگر ان کی وجہ سے حرام بن سکتا ہے۔ مثال کے طور پر غیر محرم مردوں کا اس عمل کے لیے کسی خاتون کو ہاتھ لگانا یا چھونا یا ستر یعنی پردے کی جگہ کو دیکھنا وغیرہ۔ اس کے بعد علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ کلوننگ کے ذریعے پیدا ہونے والے بچے کی ولدیت کے حوالے سے بے حد مسائل ہو سکتے ہیں، مثال کے طور پر اگر کسی خاتون کے خلیے کو استعمال کرتے ہوئے یہ عمل کیا گیا ہے تو پھر اس سے پیدا ہونے والے بچے کا باپ کون کہلائے گا، کیوں کہ ایک عورت تو کسی کا باپ نہیں ہو سکتی۔

اس رائے کی وضاحت کے لیے علامہ صاحب ایک اور مثال پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت حوا علیہا السلام کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا مگر اس کے باوجود انھیں حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹی نہیں کہا جاتا کیوں کہ ولدیت کا تعین عملِ تولید میں شامل کیے جانے والے سپرم سے ہوتا ہے نہ کہ کسی کے جسم کے کسی بھی حصے یا عضو کے استعمال سے یا اس کے کسی خلیے کے استعمال سے۔ اسی طرح سے اس کلون کی والدہ یا ماں کون ہو گی، یہ بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔

اس کے بعد علامہ صاحب ایک اور مفروضہ بیان کرتے ہیں کہ کیا بیضہ یا سپرم عطیہ کرنے والے کو کلون کا بھائی سمجھا جائے گا؟ وہ اس مفروضے کی نفی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ موروثی یا حقیقی بھائی ہونے کے لیے ایک جیسے جینیاتی عوامل کا ہونا کافی نہیں بلکہ والدین کا ایک ہونا ضروری ہے، اس لیے کلون کبھی بھی اپنے ڈونر کا بھائی نہیں

۳۴۔ مرجع سابق۔

کہلایا جاسکتا۔

ایک کلون کی مذہبی حیثیت کیا ہوگی یا وہ کس مذہب سے تعلق رکھے گا؟ اس حوالے سے علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ کلون کی مثال ایک قیدی کی سی ہے اور اس کا وہی مذہب سمجھا جائے گا جو اس کے سرپرست کا مذہب ہوگا۔ اس مفروضے کی ممکنہ وسیع تر حالت بیان کرتے ہوئے علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر وہ کلون اپنے سرپرست کا مذہب چھوڑ بھی دے تب بھی اسے مرتد نہیں سمجھا جاسکتا چاہے اس کا سرپرست مسلمان ہو، اس لیے کہ اس کا سرپرست حقیقی معنوں میں اس کا والد نہیں ہے۔

اسی طرح سے کسی کلون کو اس قبیلے یا برادری کا حصہ نہیں سمجھا جاسکتا جس قبیلے یا برادری سے اس کے سرپرست کا تعلق ہے، اس لیے کہ قبیلے اور حسب نسب کی بنیاد خونی رشتوں پر ہوتی ہے۔

اس فتوے کے آخری حصے میں علامہ صاحب ایک اور اہم مسئلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ احتیاطاً ایک سرپرست کو اپنے کلون کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ انسانی اعضا کی کلوننگ کے حوالے سے علامہ صاحب فرماتے ہیں کہ اعضا کی کلوننگ جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ انسانی اعضا کو لیبارٹریوں میں تیار کیا جاسکتا ہے اور انھیں دیکھا بھی جاسکتا ہے چاہے وہ انسانی شرم گاہیں ہی کیوں نہ ہوں۔ کلوننگ کے بارے میں لچک دار رائے ہونے کے باوجود علامہ صاحب اس کے استعمال کے بارے میں نظر ثانی کرنے اور محتاط رویہ اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں تاکہ معاشرے میں انتشار پیدا نہ ہو اور کوئی بھی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناپسندیدہ ٹھہرے۔ (۳۵)

۹- ادارۃ القران والعلوم الاسلامیہ کراچی، پاکستان

ادارۃ القران والعلوم الاسلامیہ کراچی کا فتویٰ جو ۲۰۰۶ء / ۱۴۲۶ھ میں جاری کیا گیا، بنیادی طور پر ایک تحقیقی تجزیہ ہے جو معالجاتی کلوننگ پر فقہی لحاظ سے روشنی ڈالتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک پاکستانی نژاد امریکی ڈاکٹر جناب شاہد اطہر کی تحقیق سے اقتباس پیش کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ کلوننگ قدرتی تولیدی عمل میں مداخلت نہیں کرسکتی مگر معالجاتی کلوننگ کے ذریعے جانوروں اور دیگر مخلوقات کے بہت سارے جینیاتی مسائل، یعنی بیماریاں دور کی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر مختلف طرح کے پروٹین، ویکسین اور ہارمونز کو دیگر ادویات کے ساتھ ملا کر اس قدر کارآمد بنایا جاسکتا ہے کہ اگر انھیں مختلف جانوروں کے دودھ میں شامل کردیا جائے تو اس عمل سے غذائی کمی کے

۳۵- مرجع سابق۔

شکار انسانوں کو بھی مطلوبہ غذائیت فراہم کی جاسکے گی۔

ڈاکٹر صاحب آگے چل کر مزید فرماتے ہیں کہ اس قسم کی معالجاتی کلوننگ کے لیے ضروری ہے کہ یہ دو اصولوں کے مطابق کی جائے، تب ہی جاکر اسے شرعی طور پر جائز سمجھا جائے گا: پہلا اصول لا ضرر کا ہے یعنی اس عمل سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہ ہو، اور دوسرا اصول یہ ہے کہ اس عمل سے کسی نہ کسی بیماری کا خاتمہ یا تدارک مقصود ہو، یعنی یہ عمل محض اپنی پسند کے رنگ، بال، آنکھیں اور قد وغیرہ منتخب کرنے کے لیے مقصود نہ ہو۔ اس کے علاوہ ایک لازم امر یہ بھی ہے کہ اس قسم کی کلوننگ میں استعمال ہونے والا جینیاتی مواد فقط حقیقی والدین سے ہی لیا جائے اور اس میں کسی غیر شخص کی شمولیت نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب پرزور انداز میں فرماتے ہیں کہ شادی شدہ جوڑوں میں موجود موروثی بیماریوں کی تشخیص بچوں کی ولادت سے پہلے ہونا بہت ضروری ہے تاکہ ان کا بروقت علاج کیا جاسکے اور اس طرح سے یہ ٹیکنیک انسانیت کے لیے بہت بڑی نعمت ثابت ہوسکتی ہے۔

ڈاکٹر شاہد اطہر کے خیالات کے بعد اس فتوے میں ایسی طبی سوسائیٹیاں بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے جن کا مقصد بیضہ اور سپرم کے اوپر تحقیق کرنا ہو تاکہ وہ موروثی بیماریوں کا حل بتاسکیں۔ اس سلسلے میں اردن کی میڈیکل سوسائٹی کو بطور ماڈل استعمال کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

آگے چل کر یہ بتایا گیا ہے کہ اگر پیدائش سے پہلے بیضہ میں کوئی نقص نظر آجائے تو اس کا علاج کیا جانا چاہیے اور اگر علاج ممکن نہ ہو تو لازمی نہیں کہ اس نقص والے بیضے کو رحم مادر میں رکھا جائے۔ ناقص جین کی جگہ صحیح جین کو رکھنا جائز ہے مگر اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ اس جین میں کسی قسم کی کوئی اضافی تبدیلی نہ کی جائے، مثال کے طور پر رنگت یا قد وغیرہ کے جین کی تبدیلی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسی موروثی بیماریاں جو کسی مخصوص جنس سے وابستہ ہوں، ان کے معائنے کے لیے جنین کی جنس معلوم کرنا بھی جائز ہے، لیکن کسی مخصوص جنس کا انتخاب کرنا جائز نہیں۔ اس فتوے کے آخر میں سفارش کی گئی ہے کہ ایسے اداروں کا قیام عمل میں لایا جائے جو درج بالا ضوابط کی روشنی میں معالجاتی کلوننگ کی تحقیق و ترویج کے لیے اقدام کرسکیں۔ [۳۶]

۱۰- فتاویٰ حقانیہ، دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پاکستان

پاکستان کا یہ مؤقر ادارہ قیام پاکستان کے ساتھ ہی معرض وجود میں آیا۔ اس ادارے کا فتویٰ لفظ کلوننگ کی

۳۶- ڈاکٹر شاہد اطہر، "سالماتی حیاتیاتی ٹیکنالوجی میں ہونے والی ترقیاں" مشمولہ **ڈی این اے ٹیسٹ، اور جینٹک سائنس سے متعلق شرعی مسائل** (کراچی: دارالاشاعت، ۲۰۰۸ء)، ۱۳۳- ۱۴۳۔

لفظی و اصطلاحی تعریف سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے بعد مفتی حضرات اس عمل کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ڈاکٹر این ویلمٹ (Ian Wilmut) کی سربراہی میں کام کرنے والی سائنس دانوں کی ٹیم نے کلوننگ کے ذریعے ڈولی نامی بھیڑ کی تخلیق اپنے طور پر نہیں کر لی کیوں کہ سائنس دانوں نے اس بھیڑ کی تخلیق کے لیے پہلے سے موجود بھیڑ کے خلیے کا استعمال کیا جو اللہ تعالی کا تخلیق کردہ ہے، اس لیے سائنس دان کلوننگ کے ذریعے سے کوئی نئی چیز تخلیق دینے پر قدرت نہیں رکھتے۔[۳۷]

اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ اس ٹیکنیک کی بہ دولت اسلام کے پیدائش بعد از مرگ کے نظریے کو مزید تقویت ملتی ہے کہ اللہ تعالی انسانوں کی موت کے بعد ان کی دوبارہ تخلیق کے اوپر بھی اسی طرح قدرت رکھتا ہے جس طریقے سے اس نے پہلی بار انسانوں کو پیدا کیا۔ مگر اس کے باوجود انسانی تولیدی کلوننگ کے عمل کو جائز قرار نہیں دیا جا سکتا کیوں کہ اس کی وجہ سے معاشرہ کئی طرح کے سماجی، اخلاقی و طبی خلفشار کا شکار ہو سکتا ہے۔

اس فتوے کے مطابق درج ذیل نکات انسانی تولیدی کلوننگ کی ممانعت پر دلالت کرتے ہیں۔

۱۔ انسانی تولیدی کلوننگ اللہ تعالی کی تخلیق میں تبدیلی یا بگاڑ لانے کی ایک شیطانی کوشش ہے اور اسلام اس طرح کی ہر کوشش کو رد کرتا ہے۔

۲۔ اس طرح کا عملِ تولید ہمیشہ سے مروّجہ عمل تولید کے متصادم ہے اور اس وجہ سے خلاف فطرت ہے۔

۳۔ اس عمل کے ذریعے پیدا ہونے والا بچہ احساس کم تری کا شکار رہے گا کیوں کہ اسے عام بچوں کی طرح والدین کی محبت اور شفقت میسر نہیں ہو گی۔

۴۔ اگر اس عمل میں کوئی تیسرا شخص بھی حصہ لے گا تو پھر نسب کے حوالے سے مسائل جنم لیں گے اور اس طرح سے بچے کو حقیقی والدین کی محبت بھرپور طریقے نہیں ملے گی۔

۵۔ کلون بچے کا نسب ثابت کرنا بہت مشکل ہو گا۔

۶۔ ہم شکل اور زیادہ مشابہت والے کلون مجرمانہ ذہنیت کے لوگوں کو بہت فائدہ دیں گے کیوں کہ یہ ان کا غلط طریقے سے استعمال کریں گے۔

۷۔ اللہ تعالی اپنی منشا کے مطابق کسی کو بیٹا اور کسی کو بیٹی عطا فرماتا ہے اور کسی کو بے اولاد رکھتا ہے مگر کلوننگ کی صورت میں اگر جنس کا اختیار مل جائے گا تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ لوگ مرد کلون بچہ ہی چاہیں

۳۷۔ فتویٰ: "جدید سائنسی تحقیق انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت"، مشمولہ **فتاویٰ حقانیہ**، مرتب: مفتی مختار اللہ حقانی (نوشہرہ: جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ۲۰۰۹ء)، ا: ۳۲۳-۳۲۹۔

گے۔

۸۔ اسلام نکاح کو بہت اہمیت دیتا ہے خواہ شادی شدہ جوڑے کو اولاد کی نعمت نصیب نہ بھی ہو۔اولاد کا حصول نہ تو فرض ہے اور نہ ہی لازمی، سو اگر کسی جوڑے کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو اسے بھی اللہ کی منشا سمجھنا چاہیے نہ کہ ہر جائز ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

۹۔ اگر کلوننگ کی ٹیکنیک عام ہو گئی تو لوگ باقاعدہ نکاح کیے بغیر ہی اولاد کے حصول کی کوششیں بھی کریں گے۔

۱۰۔ اگر کلوننگ کے عمل میں استعمال ہونے والا خلیہ ایک عورت کے جسم میں رکھا جائے گا تو اس صورت میں لازماً اس کے جسم کو غیر محرم لوگ بھی دیکھیں گے اور ہاتھ لگائیں گے، جو سراسر حرام ہے۔

درج بالا عوامل کے باعث یہ ادارہ انسانی تولیدی کلوننگ کو مکمل طور پر رد کرتا ہے۔[۳۸]

۱۱۔ جامع الفتاویٰ، ادارہ تالیف اشرفیہ، فوارہ چوک ملتان

۲۰۰۱ء / ۱۴۲۱ھ میں جاری کردہ یہ مختصر فتویٰ واشگاف الفاظ میں انسانی کلوننگ کی تردید کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ یہ عمل معاشرے کے سب سے اہم ستون یعنی خاندان، جو خانگی زندگی اور نسب سے عبارت ہے، کا خاتمہ کر دے گا۔ معاشرہ اخلاقیات سے عاری ہو جائے گا اور نیک و پارسا لوگوں کے رہنے کے لیے کوئی جگہ نہیں بچے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ تنوع اور انفرادیت، جو انسانوں کی ممتاز خصوصیات ہیں، کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اسی طرح سے اگر دو انسان ہم شکل ہوں گے تو ان میں سے ایک دوسرے کے لیے مشکل بنا سکتا ہے، جب وہ خود کوئی جرم کر کے فرار ہو جائے یا کوئی تیسرا شخص ان دونوں کی بے حد مماثلت و مشابہت کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔[۳۹]

۱۲۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے

اسلامی نظریاتی کونسل ایک معتبر آئینی ادارہ ہے جو ۱۹۶۲ء / ۱۳۸۲ھ کو معرضِ وجود میں آیا۔ اس ادارے کے قیام کے اہم مقاصد میں ملکی قوانین پر نظرِ ثانی کرنا اور قانون سازی کے اداروں کو اسلامی قوانین بنانے اور پہلے سے رائج قوانین میں سے غیر اسلامی نکات خارج کرنے کے لیے رائے دینا ہے۔

۳۸۔ مرجع سابق۔

۳۹۔ مفتی مہربان علی (مرتب)، **جامع الفتاویٰ** (ملتان: ادارہ تالیفات اشرافیہ، ۱۴۲۹ھ)، ۱: ۶۵ – ۷۰۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی ۲۰۰۲ء- ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۴۲۲ھ- ۱۴۲۳ھ کی سالانہ رپورٹ میں کلوننگ کے بارے میں تفصیلی رائے پیش کی ہے۔ علما کونسل، سعودی عرب اور مسلم ورلڈ لیگ، مکہ کی مفصل آرا پر مشتمل اقتباسات کو کونسل نے اپنی سالانہ رپورٹ کے ساتھ لف کیا ہے۔

یہ فتویٰ انسانی تولیدی کلوننگ کو مکمل طور پر رد کرتا ہے اور اس کے لیے درج ذیل دلائل پیش کرتا ہے:

۱- انسانی تولیدی کلوننگ میں بہت سے نقائص ہوں گے اور اس کے اوپر مکمل طور پر اعتبار بھی نہیں کیا جاسکتا۔

۲- خاندان اور نکاح کے تصورات مکمل طور پر ہل جائیں گے اور خونی رشتوں اور ان کے حسب نسب اور میراث والفت کے لحاظ سے اہمیت پیچیدہ وکم تر ہو جائے گی۔

۳- اس عملِ تولید کے ذریعے پیدا ہونے والا بچہ خود کو تنہا محسوس کرے گا اور احساس کم تری کا شکار ہو گا، کیوں کہ اسے والدین کا پیار اور شفقت نہیں ملے گی جس کے باعث وہ نفسیاتی اور ذہنی صحت میں کم زور رہ جائے گا۔

۴- اگر شر پسند، برے اور بد نام لوگ مرنے سے پہلے اپنے جیسا ایک اور کلون بنانے کی کوشش کر جائیں تو اس سے بھی معاشرے میں شدید انتشار اور بے چینی پیدا ہو گی، اور معاشرے کو کبھی بھی ایسے لوگوں کے شر سے نجات نہیں مل پائے گی۔

۵- کلوننگ انسانیت کے وقار اور عزت کے منافی ہے۔

۶- کلوننگ کا عمل فطرت کے منافی ہے اور کوئی بھی عمل جو فطرت سے مطابقت نہ رکھتا ہو معاشرے میں پسندیدہ مقام نہیں پا سکتا۔

اس فتوے کے آخر میں یہ استدعا بھی کی گئی ہے کہ تمام مسلم ممالک دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ مل کر انسانی تولیدی کلوننگ پر مکمل پابندی عائد کرنے کے لیے ہر طرح کی کوششیں کریں۔ مگر جہاں تک معالجاتی کلوننگ کی بات ہے، کونسل نے اس کے اوپر مکمل طور پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرنے کے بجائے مزید تحقیق کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اور جب تک مزید تحقیق نہیں ہوتی، اس کو مکمل طور پر حرام قرار دینے سے اجتناب کیا ہے۔[۴۰]

۴۰- حافظ محمد خالد سیف (جمع وتدوین)، **سالانہ رپورٹ، ۲۰۰۲ء- ۲۰۰۳ء (۱۴۲۳ھ- ۱۴۲۴ھ)** (اسلام آباد: اسلامی نظریاتی کونسل، ۲۰۰۳ء)، ۲۰۲- ۲۱۶، نیز دیکھیے ملحق نمبر ۱۵ تا ۱۸۔

نتائج بحث

طبی اخلاقیات کے ماہرین اور انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے ادارے انسانی کلوننگ کے بارے میں دو مختلف آرا رکھتے ہیں۔ طبی اخلاقیات تو کسی طور بھی انسانی تولیدی کلوننگ کی اجازت نہیں دیتیں۔ اس کے پیچھے کئی وجوہات ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

تولیدی کلوننگ غیر فطری عملِ تولید ہے اور یہ غیر فطری رشتوں کو فروغ دے گی۔ تولیدی کلوننگ کا عمل انسانی عزت اور وقار کے منافی ہے۔ انسانوں کے شخصی تنوع اور ان کی ظاہری رنگت و ہیئت کے فرق کو مٹانا بھی قدرت کے طریقۂ کار سے ہٹنے کے مترادف ہے۔ یہ طریقہ کار LGBTs[۴۱] کو اولاد کے حصول میں مدد دے سکتا ہے جس کے باعث وہ سماجی اور مذہبی طور پر پسندیدہ اور محترم انسانی زندگی کو اپنانے کی طرف نہیں جائیں گے اور اپنی اولاد حاصل کرنے کی خواہش اس طریقے کے ذریعے ہی پوری کر لیں گے۔ اسی طرح سے اگر یہ طریقۂ تولید عام ہو گیا تو لوگ مختلف انواع کے روپ دھار سکیں گے جس کے باعث وہ معاشرے میں بگاڑ لانے کا باعث ہوں گے۔ اسی طرح سے مجرمانہ ذہن کے لوگ اس ٹیکنالوجی کا غلط فائدہ اٹھائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ طبی لحاظ سے بھی یہ ٹیکنالوجی بہت سے نقائص کی حامل ہے۔ حتیٰ کہ جانوروں کے حوالے سے بھی فی الحال یہ ٹیکنالوجی اس معیار کو نہیں پہنچی کہ اسے محفوظ قرار دیا جا سکے۔[۴۲]

البتہ انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے لوگوں میں سے بہت سے لوگ تولیدی کلوننگ کے اوپر پابندی کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی سمجھتے ہیں۔ ان کے بہ قول اولاد کا حصول بنیادی حقوق میں سے ایک ہے چاہے کسی بھی طریقے سے ہو۔[۴۳]

انسانی کلوننگ کے مسئلے پر مسلم دنیا سے اہم فتاویٰ کا تجزیہ ثابت کرتا ہے کہ مسلم علما بھی کسی طور اس جدید سائنسی تحقیق سے نابلد یا ناواقف نہیں۔ مفتیان کرام حتی المقدور کوشش کرتے ہوئے اس جدید مسئلے پر بھی اپنی رائے دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہیں اور جہاں جہاں ضرورت ہو وہ سائنس دانوں کی تشریحات سے استفادہ

۴۱– یہ اصطلاح انیس سو اسی کی دہائی سے ہم جنس پرستوں، دونوں جنسوں میں دل چسپی رکھنے والوں اور ہیجڑوں وغیرہ کے لیے مجموعی طور پر استعمال کی جا رہی ہے۔

42– Kerry Lynn Macintosh, *Illegal Beings: Human Clones and the Law* (New York: Cambridge University Press, 2005), 80.

43– Sunstein, "Is There a Constitutional Right to Clone?", 992.

کرتے ہوئے تمام سائنسی وحیاتیاتی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔

زیادہ تر مفتیان کرام اس امر پر اتفاق کرتے ہیں کہ انسانی کلوننگ کا وہ عمل جو تولیدی کلوننگ کہلاتا ہے، شرعاً جائز نہیں کیوں کہ یہ بلاجواز ہے اور اس کے ساتھ بہت سے حساس عوامل جڑے ہوئے ہیں جن کو اگر چھیڑا گیا تو معاشرتی و سماجی نقائص پیدا ہوں گے۔ مگر کلوننگ کی کوئی بھی ایسی قسم جس سے بنی نوع انسان کو لاعلاج بیماریوں کے علاج میں معاونت ملے، جیسے کینسر اور دیگر موذی امراض کے لیے معالجاتی کلوننگ، تو اس قسم کی کلوننگ کو شرعاً ناجائز نہیں کہا جاسکتا، جب تک کہ اس میں کوئی حرام پہلو نظر نہ آئے۔ مگر دوسری طرف تولیدی کلوننگ ایک انتہائی پیچیدہ ہیئت رکھتی ہے کیوں کہ یہ اپنی ذات میں بھی متنازعہ ہے۔ غیر جنسی عملِ تولید اس وجہ سے بھی ناپسندیدہ ہے کہ طبی اخلاقیات کے ماہرین بھی اسے غیر ضروری گردانتے ہیں اور اس سے حاصل ہونے والا فائدہ ممکنہ نقصانات کی نسبت انتہائی قلیل ہے۔ اگر تولیدی کلوننگ کو جائز قرار دے دیا جائے تو یہ معاشرے میں بہت سی برائیوں اور خرابیوں کا باعث بن سکتی ہے۔

آخر میں یہ سفارش کی جاتی ہے کہ مسلمان متحد ہو کر تولیدی کلوننگ کے خلاف قانون سازی کریں اور معالجاتی کلوننگ کے اوپر تحقیق کے لیے وسائل بروئے کار لائیں تاکہ صرف دوسروں کی تحقیق پر انحصار نہ کیا جائے بلکہ شرعاً جائز اور فائدہ مند تحقیق کو مسلمانوں کی طبی، معاشرتی و سماجی فلاح وبہبود کے لیے استعمال کیا جائے۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞